جناب اختر راہی ایم اے

شیخ محمد حیات سندھیؒ

سرزمین سندھ کو یہ شرف حاصل ہے کہ نہ صرف اوّلین مجاہدینِ اسلام کے قدم اس سرزمین نے چومے بلکہ علمِ حدیث کی نشر و اشاعت میں علمائے سندھ نے نہایت قیمتی خدمات انجام دیں۔ محدّثینِ سندھ میں شیخ محمد حیات سندھیؒ کا نام ہمیشہ ہمیشہ ان کی علمی خدمات کی بدولت زندہ و تابندہ رہے گا۔

نام و نسب

شیخ محمد حیات سندھیؒ ضلع سکھر کے ایک شہر عادل پور میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والدِ ماجد ایک عالم باعمل تھے۔ نام تو ابراہیم تھا مگر ملا "پھلیارہ" یا "فلاریہ" کے نام سے معروف تھے۔ ان کا تعلق سندھ کے مشہور خاندان چاچڑ سے تھا۔

تعلیم و تربیت

شیخ کی ابتدائی تعلیم و تربیت مروجہ انداز کے مطابق ہوئی۔ ٹھٹھہ کے مشہور عالم علامہ محمد معین مصنف "دراسات اللبیب" (م ۱۱۶۱ھ) سے اکتسابِ فیض کیا تھا۔ عین عالم شباب میں بغرضِ حج حرمین تشریف لے گئے۔ دیارِ نبی کی ہوا ایسی پسند آئی کہ وہیں کے ہو گئے۔

مدینہ منورہ میں سندھ کے مایہ ناز عالم اور محدث مخدوم ابوالحسن سندھی (م ۱۱۳۶ھ) درسِ حدیث دیتے تھے۔ مخدوم ابوالحسن نے "مدرسۃ الشفا" کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا تھا اور ہزاروں تشنگانِ حدیث اس چشمہ فیض سے سیراب ہو رہے تھے۔ مخدوم ابوالحسن نے صحاح ستہ، مسند احمد بن حنبل، اذکارِ نوویہ اور ابن حجر کی کتاب شرح نخبۃ الفکر کے علاوہ فقہ حنفی کی مشہور

کتاب "ہدایہ" کی شرح لکھی تھی۔

شیخ محمد حیات نے مخدوم ابوالحسن (م ۱۱۳۶ھ) اور شیخ عبداللہ بن سالم البصری (م ۱۱۳۴ء) کے سامنے کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے۔

تدریس

تکمیلِ تعلیم کے بعد زندگی اشاعتِ حدیث کے لیے وقف کردی۔ شیخ ابوالحسن سندھیؒ کے رحلت کے بعد ان کی مسندِ تدریس کو زینت بخشی۔ ان کا معمول تھا کہ نمازِ فجر سے پہلے مسجدِ نبوی میں وعظ کہتے جس میں عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا۔

شیخ سندھیؒ عالم باعمل تھے۔ خلوت و جلوت میں قریب رہنے والے ان کے ایک شاگرد شیخ عبدالقادر کوکبانی لکھتے ہیں کہ:-

"میں ایک طویل مدت تک ان کی صحبت میں رہا لیکن کبھی انہیں خلافِ سنت کام کرتے نہیں دیکھا"

تصانیف

شیخ سندھی کی کئی کتابیں یادگار ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:-

۱۔ منذری (م ۶۵۶ھ) کی کتاب "ترغیب و ترہیب" کی شرح (۲ جلدیں)

۲۔ شرح اربعین نووی

نووی (م ۶۷۶ھ) شارح صحیح مسلم کی مختصر سی کتاب "اربعینِ نووی" کی بے شمار شرحیں لکھی گئیں شیخ نے بھی شرح لکھی۔

۳۔ الایقاف علی سبب الاختلاف

تقلید اور عمل بالحدیث کے موضوع پر مختصر سا کتابچہ ہے مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم (م ۱۳۳۸ھ) نے اردو ترجمہ کیا ہے۔

۴۔ فتح الغفور فی وضع الایدی فی الصلوٰۃ علی الصدور

رسالے کا موضوع عنوان سے واضح ہے۔ "ترجمان الحدیث" ج دوم میں اس کی تلخیص شائع ہو چکی ہے

۵۔ تحفۃ الانام فی العمل بحدیث النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

۶۔ رسالہ فی رد بدعت تعزیہ

۷۔ رسالہ فی النہی عن عشق صدر المرد و النسوان

۸۔ الحکم الحدادیہ

تلامذہ

شیخ محمد حیات سندھیؒ نے تیس سال مدینہ منورہ میں درس حدیث دیا اور ہزاروں افراد نے استفادہ کیا۔ ان کے چند ایک شاگرد یہ ہیں:-

۱۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدیؒ

ابن عبدالوہاب، شیخ سندھیؒ کے مخصوص شاگردوں کے حلقہ میں شامل تھے اور خاصہ عرصہ ان کی خدمت میں رہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کی تجدید و احیائے دین کی تحریک میں شیخ سندھی کا اثر شامل نہ تھا۔ افسوس کہ اہل علم نے اس پہلو پر چنداں توجہ نہ دی کہ علمائے برصغیر کے افکار و خیالات نے بیرون ہند کیا اثرات دکھائے۔

۲۔ میر غلام علی آزاد بگرامی (م ۱۲۰۰ھ) مؤلف مآثر الکرام

۳۔ شاہ محمد فاخر زائر الہ آبادی (م ۱۱۶۴ھ)

۴۔ شیخ ابوالحسن صغیر سندھی (م ۱۱۸۷ھ)

۵۔ شیخ عبدالقادر کوکبانی

شاہ محمد فاخر زائر الہ آبادی (م ۱۱۶۴ھ) خوش گو فارسی شاعر تھے۔ انہوں نے استاد کی شان میں طویل قصیدہ لکھا ہے جس کے اشعار یہ ہیں:-

بادبر روئے صفحۂ دوراں	محفل آرائے حلقۂ انساں
شیخ الاسلام عصر علامہ	در فنون حدیث فہامہ
موشگاف دقائق ایماں	راز دان حقائق ایماں!
رستہ از حبس ربقۂ تقلید	بستہ بر اجتہاد رائے مزید
درس فرمائے مسجد نبوی	بطریق رشیق مصطفوی
آں محمد حیات بخت بلند	بحدیث نبی قوی پیوند!
سر من خاک پائے او باد!	جان من در رضائے او باد

بقیہ بر ص ۱۳